السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نابالغ کی طلاق اور نکاح کے وقوع کا مسئلہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق ایک جلسہ میں دیا جس کی عمر بارہ برس کی ہے اور بیوی کی عمر نو برس کی ہے یعنی دونوں نابالغ ہیں اور دو گواہ کے سامنے طلاق دیا ہے طلاق ہوا یا نہیں ؟ اگر ہوا ہو تو مہر پوری ادا کی جائے۔ یا نصف ادا کی جائے اور عدت وکپڑا کس قدر دیا جائے ؟ اس کا فتوی چاہیے اور دوسرے اس کا بھی مسئلہ چاہیے کہ لڑکی کا والد جو شادی کے وقت جہیز دیا تھا پھر مانگتا ہے اور لڑکے کا والد اپنا زیور جو شادی کے وقت دیا ہے پھر مانگتا ہے دونوں فریقین میں فساد ہے اور اگر طلاق نہ ہو ہوا تو اور ہوا ہو تو بھی فرمائیے گا اور طلاق اس باعث سے ہوا ہے کہ سسر نے اپنے داماد کو گالیاں دی ہیں تو اس نے طلاق دیا ہے اس پتے پر فتوی روانہ فرمائیے گا۔ ضلع پرتاب گڑھ۔

(تحبس علیه ویضیق علیه حتی یطلق قال ابن الاعرابی غلق زید عمرا علی شئی یفعله اذا اکرهه علیه (لسان العرب: ١٢/١٦٥

حدیث میں ہے کہ اغلاق میں طلاق نہیں اور نہ غلام کو آزاد کرنا ہے یعنی اکراہ میں اغلاق کا معنی اکراہ ہے۔ کیوں کہ مغلق کو اس کے معاملے میں مجبور کیا جاتا ہے اور اس کے تصرف میں اس پر تنگی کی جاتی ہے گویا اس پر دروازہ بند (کر دیا جاتا ہے اسے قید کر دیا جاتا ہے اور اس کی آزادی تک اس پر تنگی کی جاتی ہے ابن الاعرابی نے کہا "غلق زید عمرا علی شئی یفعله "اس وقت بولا جاتا ہے جب زید نے اسے مجبور کر دیا ہو)

"اکراہ" کے معنی ہیں بزور وستم کسی کو کسی کام پر رکھنا قاموس میں ہے":

[جبرہ علی الامر اکرہہ کاجبرہ انتہی [1]

جبرہ علی الامر" کا مطلب ہے "اکرمہ" (اس نے اسے مجبور کیا) یہ "اجبرہ کی طرح ہے) "غیاث اللغات" میں ہے "اکراہ بزور وستم کسے را بر کارے داشتن واجبار کسے را بزور بر کارے داشتن "("اکراہ" کا مطلب ہے کہ زور و ستم سے کسی کو کسی کام پر لگانا اور "اجبار" کا مطلب ہے کہ کسی کو زبردستی کے ساتھ کسی کام پر رکھنا)

عبارت سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت بکر سے طلاق دلوائی گئی تھی اس وقت بکر کی حالت پر اکراہ کی تعریف صادق آتی تھی پس اس بنا پر ہندہ وہ طلاق تو واقع نہیں ہوئی لیکن جس وقت بکر سے شرطیہ طلاق نامہ لکھوایا گیا اس وقت اور جس وقت بکر نے وہاں سے گریز کیا اس وقت بکر کی حالت پر اکراہ کی تعریف صادق آتی تھی یا نہیں ؟ عبارت سوال سے کوئی بات صاف معلوم نہیں ہوتی اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بکر نے جس مجبوری سے گریز کیا تھا وہ مجبوری کیا تھی ؟ لہٰذا جب تک کوئی صاف بات معلوم نہ ہو تب تک نہ وقوع طلاق کا حکم لگایا جا سکتا ہے اور نہ عدم وقوع طلاق کا۔

---

[1] القاموس المحیط (ص 360)۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 536

محدث فتویٰ